تفسیر ابن کثیر

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین
ابو الفداء ابن کثیر
المتوفی ۷۷۴ھ

ترجمة

خطیب الہند مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق منقول از

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
الشیخ محمد شعیب الارناؤط حفظہ اللہ
الشیخ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

زیر نگرانی

الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

مکتبہ قدوسیہ

maktabaqudoosia

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

"یہ وہ کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نورانیت کی طرف نکال لائیں"

بفضلہ تعالیٰ تمام تفسیروں سے اعلیٰ تفسیر

جلد پنجم

تفسیر ابن کثیر

اردو میں اولین تخریج شدہ نسخہ

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ

ترجمہ:

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھیؒ

تحقیق منقول از

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

الشیخ محمد شعیب الارناؤط حفظہ اللہ

زیر نگرانی

الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ

maktabaqddusia.com

تفسیر ابن کثیر

۲۵
پارہ نمبر

چند اہم مضامین کی فہرست

- علم الٰہی کی وسعتیں ۷
- انسان کی سرکشی کا حال ۸
- قرآن کریم کی حقانیت کے بعض دلائل ۹
- حم عسق کی تفسیر ۱۰
- قیامت کا آنا یقینی ہے ۱۲
- مشرکین کا شرک ۱۴
- امت محمدیہ پر شریعت الٰہی کا انعام ۱۵
- تمام انبیاء کرام کی شریعت یکساں ہے ۱۷
- منکرین قیامت کے لیے وعیدیں ۱۸
- غفور ورحیم اللہ ۱۹
- رسول اللہ سے قرابت داری کی فضیلت ۲۱
- توبہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ۲۶
- آفات اور تکالیف سے خطاؤں کی معافی ہوتی ہے ۲۸
- سمندروں کی تسخیر قدرت الٰہی کی نشانی ۲۹
- درگذر کرنا بدلہ لینے سے بہتر ہے ۳۰
- اللہ تعالیٰ کو کوئی پوچھنے والا نہیں ۳۵
- آسانی میں شکر تنگی میں صبر مومنوں کی صفت ہے ۳۶
- اولاد کا اختیار اللہ کے پاس ہے ۳۷
- قرآن حکیم شفا ہے ۳۷
- اصلی زاد راہ تقویٰ ہے ۴۰
- مشرکین کا بدترین فعل ۴۳
- امام الموحدین کا ذکر اور دنیا کی قیمت ۴۶
- شیطان سے بچو ۴۹
- قلابازی بنی اسرائیل ۵۲
- فرعون کے دعوے ۵۳
- قیامت کے قریب نزول عیسیٰ علیہ السلام ۵۴
- جنت میں---جنت کے حقدار ۵۸
- جنت کی نعمتیں ۵۹
- دوزخ اور دوزخیوں کی درگت ۶۱
- اللہ کی چند صفات ۶۳
- مشرکین کی کم عقلی ۶۴
- عظیم الشان قرآن کریم کا نزول اور ماہ شعبان ۶۵
- دھواں ہی دھواں اور کفار ۶۶
- روزہ آخرت توبہ نہیں ۶۸
- قبطیوں کا انجام ۷۰
- شہنشاہ تبع کی کہانی ۷۴
- صور پھونکنے کے بعد ۷۶
- زقوم ابوجہل کی خوراک ہوگا ۷۷
- جب موت کو ذبح کرایا جائے گا ۷۸
- قرآن عظیم کو اہانت سے بچاؤ ۸۱
- اللہ تعالیٰ کے ابن آدم پر احسانات ۸۲
- بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات کا تذکرہ ۸۳
- اصل دین چار چیزیں ہیں ۸۴
- زمانے کو گالی مت دو ۸۵
- اس دن ہر شخص گھٹنوں کے بل گرا ہوگا ۸۷
- کبریائی اللہ عزوجل کی چادر ہے ۸۸

maktabaquddusia.com

CamScanner

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾

قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے انہیں ہوتے ہیں' سب کا علم اسے ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کو بلا کر دریافت فرمائے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا مدعی نہیں ○ یہ جن جن کی پرستش اس سے پہلے کرتے تھے وہ ان کی نگاہ سے گم ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب ان کے لئے کوئی بچاؤ نہیں ○

علم الٰہی کی وسعتیں: ☆☆ (آیت: ۴۷-۴۸) اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ اس کا علم اس کے سوا اور کسی کو نہیں۔ تمام انسانوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے جب فرشتوں کے سرداروں میں سے ایک سردار یعنی حضرت جبرئیلؑ نے قیامت کے آنے کا وقت پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ جس سے پوچھا جاتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں۔[1] قرآن کریم کی ایک آیت میں ہے اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا [2] یعنی قیامت کب ہوگی؟ اس کے علم کا مدار تیرے رب کی طرف ہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اور جگہ فرمایا لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ [3] مطلب یہی ہے کہ قیامت کے وقت کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر فرماتا ہے کہ ہر چیز کو اس اللہ کا علم گھیرے ہوئے ہے' یہاں تک کہ جو پھل شگوفہ سے کھل کر نکلے' جس عورت کو حمل رہے' جو بچہ اسے ہو' یہ سب اس کے علم میں ہے۔ زمین و آسمان کا کوئی ذرہ اس کے وسیع علم سے باہر نہیں۔ جیسے فرمایا لا یعذب عنه مثقال ذرة فی السمٰوات ولا فی الارض [4] ایک اور آیت میں ہے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا [5] یعنی جو پتہ جھڑتا ہے اسے بھی وہ جانتا ہے۔ ہر مادہ کو جو حمل رہتا ہے اور رحم جو کچھ گھٹاتے بڑھاتے رہتے ہیں' اللہ خوب جانتا ہے' اس کے پاس ہر چیز کا اندازہ ہے۔ جس قدر عمریں گھٹتی بڑھتی ہیں وہ بھی کتاب میں لکھی ہوئی ہیں' ایسا کوئی کام نہیں جو اللہ پر مشکل ہو۔ قیامت والے دن مشرکوں سے تمام مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کہ جنہیں تم میرے ساتھ پرستش میں شریک کرتے تھے وہ آج کہاں ہیں؟ وہ جواب دیں گے تو ہمارے بارے میں علم رکھتا ہے۔ آج تو ہم میں سے کوئی بھی اس کا اقرار نہ کرے گا کہ تیرا کوئی شریک بھی ہے' قیامت والے دن ان کے معبودان باطل سب گم ہو جائیں گے' کوئی نظر نہ آئے گا جو انہیں نفع پہنچا سکے اور یہ خود جان لیں گے کہ آج اللہ کے عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔ یہاں ظن یقین کے معنی میں ہے۔

قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے وَرَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا [6] یعنی گنہگار لوگ جہنم کو دیکھ لیں گے اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

---

① بخاری' کتاب الایمان: باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام' ح ۵۰' مسلم' کتاب الایمان: باب الایمان ما هو وبیان خصاله' ح ۹' ۱۰ ② سورۂ نازعات:۴۴ ③ سورۂ اعراف:۱۸۷ ④ سورۂ سبا:۳ ⑤ سورۂ انعام:۵۹ ⑥ سورۂ کہف:۵۳

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

تو کہہ کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہوا ہو پھر تم نے اسے نہ مانا پس اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہوگا جو حق سے دور پڑ کر مخالفت میں رہ جائے ○ عنقریب ہم انہیں نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذاتوں میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے' کیا تیرے رب کا ہر چیز سے واقف و آگاہ ہونا کافی نہیں؟ ○ یقین جانو کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں' یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ○

سے چلا جاتا ہے کہ گویا اس مصیبت کے وقت اس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔

قرآن کریم کی حقانیت کے بعض دلائل: ☆☆ (۵۲-۵۴) اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے کہ قرآن کے جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دو کہ مان لو یہ قرآن سچ مچ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور تم اسے جھٹلا رہے ہو تو اللہ کے ہاں تمہارا کیا حال ہوگا؟ اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اپنے کفر اور اپنی مخالفت کی وجہ سے راہ حق سے اور مسلک ہدایت سے بہت دور نکل گیا ہو' پھر اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ قرآن کریم کی حقانیت کی نشانیاں اور حجتیں انہیں ان کے گردونواح میں دنیا کے چاروں طرف دکھا دیں گے۔ مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہوں گی' وہ سلطنتوں کے سلطان بنیں گے' تمام دینوں پر اس دین کو غلبہ ہوگا۔ فتح بدر اور فتح مکہ کی نشانیاں خود ان میں موجود ہوں گی۔ کافر لوگ تعداد اور شان و شوکت میں بہت زیادہ ہوں گے پھر بھی مٹھی بھر اہل حق انہیں زیروزبر کر دیں گے اور ممکن ہے یہ مراد ہو کہ حکمت الٰہی کی ہزارہا نشانیاں خود انسان کے اپنے وجود میں موجود ہیں۔ اس کی صنعت و بناوٹ' اس کی ترکیب و جبلت' اس کے جداگانہ اخلاق' مختلف صورتیں اور رنگ روپ وغیرہ' اس کے خالق و صانع کی بہترین یادگاریں ہر وقت اس کے سامنے ہیں بلکہ اس کی اپنی ذات میں موجود ہیں۔ پھر اس کا ہیر پھیر' کبھی کوئی حالت' کبھی کوئی حالت۔ بچپن' جوانی' بڑھاپا' بیماری' تندرستی' فراخی' رنج اور راحت وغیرہ اوصاف جو اس پر طاری ہوتے ہیں۔

شیخ ابوجعفر قرشی نے اپنے اشعار میں بھی اسی مضمون کو ادا کیا ہے۔ الغرض یہ بیرونی اور اندرونی آیات قدرت اس قدر ہیں کہ انسان اللہ کی باتوں کی حقانیت کے ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی گواہی بس کافی ہے' وہ اپنے بندوں کے اقوال و افعال سے بخوبی واقف ہے۔ جب وہ فرما رہا ہے کہ پیغمبر صاحب ﷺ سچے ہیں تو پھر تمہیں کیا شک؟ جیسے ارشاد ہے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ الخ،[1] یعنی لیکن اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ جو تمہارے پاس بھیجی ہے اور اپنے علم کے ساتھ نازل فرمائی ہے خود گواہی دے رہا ہے اور فرشتے اس کی تصدیق کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے' پھر فرماتا ہے کہ دراصل ان لوگوں کو قیامت کے قائم ہونے کا یقین ہی نہیں اسی لئے بے فکر ہیں' نیکیوں سے غافل ہیں' برائیوں سے بچتے نہیں۔ حالانکہ اس کا آنا یقینی ہے۔ ابن ابی الدنیا میں ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو! میں نے تمہیں کسی نئی بات کے لئے جمع نہیں کیا بلکہ صرف اس لئے تمہیں جمع کیا ہے کہ تمہیں یہ سنا دوں کہ روز جزا کے بارے میں میں نے خوب غور کیا' میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسے سچا

[1] سورۂ نساء: ۱۶۶

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

آسمانوں کی تمام چیزیں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے' وہ برتر اور عظیم الشان ہے ○ قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں' خوب سمجھ رکھو کہ اللہ ہی معاف فرمانے والا رحمت کرنے والا ہے ○ جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو کارساز بنالیا ہے اللہ انہیں خوب دیکھ بھال رہا ہے' تو ان کا ذمہ دار نہیں ہے ○

کے ناموں میں سے ایک نام ہے عین سے مراد عَايَنَ الْمَوْلُوْنَ عَذَابَ يَوْمِ بَدْرٍ ہے۔ سین سے مراد سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔[1] ق سے کیا مراد ہے اسے آپ نہ بتا سکے تو حضرت ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق تفسیر کی اور فرمایا ق سے مراد قارعہ آسمانی ہے جو تمام لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ ترجمہ یہ ہوا کہ بدر کے دن پیٹھ موڑ کر بھاگنے والے کفار نے عذاب کا مزہ چکھ لیا۔ ان ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کا کتنا برا انجام ہوا؟ ان پر آسمانی عذاب آئے گا جو انہیں تباہ و برباد کر دے گا' پھر فرماتا ہے کہ اے نبی! جس طرح تم پر اس قرآن کی وحی نازل ہوئی ہے اسی طرح تم سے پہلے کے پیغمبروں پر کتابیں اور صحیفے نازل ہو چکے ہیں۔ یہ سب اس اللہ کی طرف سے اترے ہیں جو اپنا انتقام لینے میں غالب اور زبردست ہے جو اپنے اقوال و افعال میں حکمت والا ہے۔

حضرت حارث بن ہشامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹی کی مسلسل آواز کی طرح جو مجھ پر بہت بھاری پڑتی ہے جب وہ ختم ہوتی ہے تو مجھے جو کچھ کہا گیا وہ سب یاد ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ انسانی صورت میں میرے پاس آتا ہے مجھ سے باتیں کر جاتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد رکھ لیتا ہوں۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سخت جاڑوں کے ایام میں بھی جب آپ پر وحی اترتی تھی تو شدت وحی سے آپ پانی پانی ہو جاتے تھے یہاں تک کہ پیشانی سے پسینہ کی بوندیں ٹپکنے لگتی تھیں[2] (بخاری و مسلم) مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور ﷺ سے وحی کی کیفیت پوچھی تو آپؐ نے فرمایا میں ایک زنجیر کی سی گھڑگھڑاہٹ سنتا ہوں پھر کان لگا لیتا ہوں' ایسی وحی میں مجھ پر اتنی شدت ہوتی ہے کہ ہر مرتبہ مجھے اپنی روح نکل جانے کا گمان ہوتا ہے۔[3] شرح صحیح بخاری کے شروع میں ہم کیفیت وحی پر مفصل کلام کر چکے ہیں فالحمدللہ۔

(آیت: ۴-۶) پھر فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی تمام مخلوق اس کی غلام ہے' اس کی ملکیت ہے' اس کے دباؤ تلے اور اس کے سامنے

---

① سورۂ شعراء: ۲۲۷ ② بخاری' کتاب بدء الوحی: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ح ۲ مسلم' کتاب الفضائل: باب عرق النبی ﷺ فی البرد وحین یاتیه الوحی' ۲۳۳۳ ③ احمد (۲۲۲/۲) اس کی سند میں ابن لھیعہ ضعیف راوی ہے البتہ ''زنجیر کی آواز کی کیفیت'' بخاری (۲) مسلم (۲۲۳۳) میں بھی ہے (۶۴۳/۱۱)